سوال

(216) بلامعاوضہ یا بغیر ریاکاری کے میت کےلیے قرآن خوانی کا اہتمام کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک مفتی صاحب کا ارشاد ہے کہ ’’یہ تو صحیح ہے نبی کریم ﷺ یا صحابہ کرام علیہم السلام میں سے کسی نے ایصالِ ثواب کےلیے قرآن خوانی کا موجودہ طریقہ نہیں اپنایا لیکن وہ لوگ عامل قرآن تھے۔ اورکثرت سے تلاوت کا اہتمام کرتے تھے اوریوں اپنے مرحومین کو ایصالِ ثواب کردیا کرتے تھے۔ لیکن موجودہ دور کے مسلمان قرآن سے دُور ہیں اورالا ماشاء اللہ تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں لہٰذا اگروہ (۱) بلامعاوضہ (۲) بغیر ریاکاری کے قرآن خوانی کا اہتمام کریں تو جائز ہے؟ آپ کی رائے درکار ہے۔ (محمد رافع بن جمیل۔ شرف آباد) (۲۸ مارچ ۱۹۹۷ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن خوانی کی صورت میں ایصالِ ثواب کا موجودہ طریق کار بدعت ہے۔ کتاب وسنت اورسلف صالحین کے عمل سے قطعاًثابت نہیں۔

’اَلخَیرُ فِی الاِتِّبَاعِ وَالشَّرُّ کُلُّ الشَّرِّ فِی الاِبتِدَاعِ‘

’’ساری بھلائی پیروی میں ہے اورساری برائی بدعت کی ایجاد میں ہے۔‘‘

دین اسلام ہماری فکراور سوچ کا محتاج نہیں بلکہ ہمیں خوداپنے قلوب واذہان کو اس کے تابع کرنا ہوگا۔ امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں جوشئے عہدِ رسالت میں دین تھی وہ آج بھی دین اور جواُس وقت دین نہیں تھی وہ آج بھی دین نہیں بن سکتی اورجو شخص بدعت کا موجب ہے وہ گویا یہ سمجھتا ہے کہ محمد ﷺ نے (نعوذباللہ) پیغام رسانی میں خیانت کی ہے۔ جب کہ اللہ کا ارشاد ہے : اَلیَومَ اَکمَلتُ لَکُم دِینَکُم... (المائدۃ:۳) لہٰذا مولوی صاحب کاخیال محض توہم پرستی ہے۔ اس سے اجتناب ضروری ہے۔

ھذا ما عندی واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ